تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ

فتاوٰی رضویہ

تصنیفِ لطیف: اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

ALAHAZRAT NETWORK

www.alahazratnetwork.org

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

جلد اوّل (حصہ اوّل)

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز
۱۲۷۲ھ ـــــ ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء ـــــ ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن ۰ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ، لاہور ۸، پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون ۷۶۶۵۷۷۲، ۷۶۵۷۳۱۴

جلد اول حصہ اول

1/1

نام کتاب ـــــــ فتاوی رضویہ جلد ۱ (حصہ اول)

تصنیف ـــــــ اعلحضرت شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فیضانِ کرامت ـــــــ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سرپرستی ـــــــ صاحبزادہ مولانا محمد عبد المصطفیٰ ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

اہتمام ـــــــ صاحبزادہ مولانا قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشر و اشاعت " " " "

ترجمہ عربی و فارسی عبارات ـــــــ مولانا محمد احمد مصباحی ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، انڈیا

پیش لفظ ـــــــ علامہ حافظ محمد عبد الستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

کلماتِ آغاز ـــــــ علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ترتیب فہرست ـــــــ علامہ حافظ محمد عبد الستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

تخریج و تصحیح ـــــــ مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا سرفراز احمد حسن سعیدی، مولانا حافظ محمد شہزاد ہاشمی

کتابت ـــــــ محمد شریف گل، کڑیال کلاں (گوجرانوالہ)

صفحات ـــــــ ۱۱۵۲

اشاعت ـــــــ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ / اپریل ۲۰۰۶ء

ناشر ـــــــ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

مطبع ـــــــ

قیمت ـــــــ

○

ملنے کے پتے

○ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

۰۳۰۰/۹۴۱۵۳۰۰ ۷۶۶۵۷۷۲

○ مکتبہ اہلسنت، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

○ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

○ شبیر برادرز، ۴۰ بی، اردو بازار، لاہور

جلد اول حصہ اول +

اذن فی اکل لحم الخیل ای اذا ذبح لان الشئ اذا عرف شروطہ وذکر مطلقا ینصرف الیہا کقولہ تعالٰی اقم الصلٰوۃ ای بشروطہا۔[1]

نے گھوڑوں کے گوشت کھانے کی اجازت دی یعنی جب ذبح کرلئے جائیں ___ اس لئے کہ کسی شے کی شرطیں جب معروف ہوں اور اس کو مطلقاً ذکر کردیا جائے تو اس کا ان شرطوں کے ساتھ ہونا ہی مراد ہوگا جیسے باری تعالٰی کا ارشاد ہے نماز قائم کر، یعنی اس کی شرطوں کے ساتھ۔(ت)

آب وضو دو[2] قسم ہے: واجب[1] و مندوب[2]۔

واجب کا سبب معلوم ہے کہ اس چیز کا ارادہ جو بغیر اس کے حلال نہ ہو جیسے نماز یا سجدہ یا مصحف کریم کو ہاتھ لگانا۔

اور مندوب[ف1] کے اسباب کثیر ہیں از انجملہ:

(۱) قہقہہ سے ہنسنا۔
(۲) غیبت کرنا۔
(۳) چُغلی کھانا۔
(۴) کسی کو گالی دینا۔
(۵) کوئی فحش لفظ زبان سے نکالنا۔
(۶) جھوٹی بات صادر ہونا۔
(۷) حمد ونعت ومنقبت ونصیحت کے علاوہ کوئی دنیوی شعر پڑھنا۔
(۸) غصہ آنا۔
(۹) غیر عورت کے حُسن پر نظر۔
(۱۰) کسی کافر سے بدن چھو جانا اگرچہ کلمہ پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو جیسے[ف2] قادیانی[ع1]

ف۱: مسئلہ اُن بعض اشیاء کا بیان جن کے سبب وضو کی تجدید مطلقاً بالاتفاق مستحب ہوتی ہے خواہ ابھی اُس سے نماز وغیرہ کوئی فعل ادا کیا ہو یا نہیں، مجلس بدلی ہو یا نہیں، وضو پورا ہوا ہو یا نہیں، تجدید ایک بار ہو یا سو بار۔

ف۲: فائدہ ضروریہ: اُن ذلیل فرقوں کا بیان جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور شرعاً مرتد ہیں۔

ع۱: غلام احمد قادیانی کے پیرو جو اپنے آپ کو نبی و رسول کہتا اپنے کلام کو کلام الٰہی بتاتا سیدنا عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو گالیاں دیتا، چارسو انبیاء کی پیشگوئی جھوٹی بتاتا، خاتم النبیین میں استثناء کی تحریر لگاتا وغیرہ وغیرہ کفریات ملعونہ۔[12]

---

[1] تبیین الحقائق کتاب الذبائح دار الکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۴۶۵

یا چکڑالوی[عہ۲] یا نیچری[عہ۳] یا آج کل کے تبرائی[عہ۹] رافضی[عہ۴] یا کذابی[عہ۵] یا بہائی[عہ۶] یا شیطانی[عہ۷] یا خوائی وہابی[عہ۸] جن کے عقائد کفر کا بیان حسام الحرمین میں ہے یا اکثر غیر مقلد خواہ بظاہر مقلد وہابیہ کہ اُن عقائد ارتداد پر مطلع ہو کر

عہ۲ یہ ایک نیا طائفہ ملعونہ حادث ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی سے منکر ہے تمام احادیثِ مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو صراحۃً باطل و ناقابل بتاتا اور صرف قرآن عظیم کے اتباع کا ادعا رکھتا ہے اور حقیقۃً خود قرآن عظیم کا منکر و مبطل ہے، ان خبیثوں نے اپنی نماز بھی جدا گھڑی ہے جس میں ہر وقت کی صرف دو۲ ہی رکعتیں ہیں ۱۲۔

عہ۳ یہ باطل طائفہ ضروریاتِ دین کا منکر ہے، قرآن عظیم کے معانی قطعیہ ضروریہ میں درپردہ تاویل و تحریف و تبدیل کرتا، وجود ملائکہ و آسمان و جن و شیطان و حشر ابدان و نار و جنان و معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اُنھیں ملعون تاویلوں کی آڑ میں انکار رکھتا ہے ۱۲۔

عہ۴ یہ ملاعنہ صراحۃً قرآن عظیم کو ناقص بتاتے اور مولیٰ علی و ائمۂ اطہار رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے افضل ٹھہراتے ہیں ۱۲۔

عہ۵ یہ ملعون طائفہ اللہ تعالےٰ کو بالفعل جھوٹا بتاتا اور صاف کہتا ہے کہ وقوعِ کذب کے معنے درست ہو گئے ۱۲۔

عہ۶ یہ گروہِ لعین ہر پاگل اور چوپائے کے لئے علمِ غیب مان کر صاف کہتا ہے کہ جیسا علم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا ایسا تو ہر پاگل اور جانور کو ہوتا ہے ۱۲۔

عہ۷ اس شیطانی گروہ کے نزدیک ابلیس لعین کا علم رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے زیادہ بلکہ بیشمار زیادہ ہے، ابلیس کی وسعتِ علم کو نص قطعی سے ثابت کہتا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی وسعتِ علم کو باطل بے ثبوت مانتا ہے اُن کے لئے وسعتِ علم میں خدا کا شریک جانتا ہے ۱۲۔

عہ۸ یہ شقی گروہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے کا صاف منکر ہے خاتم النبیین کے معنے میں تحریف کرتا اور معنی آخر النبیین لینے کو خیالِ جُہال بتاتا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ یا سات مثل موجود مانتا ہے ۱۲۔

عہ۹ یہ بدبخت طائفہ اُن ملعون ارتدادوں کو دفع تو نہیں کر سکتا بلکہ خوب جانتا ہے کہ اُن سے دفعِ ارتداد ناممکن ہے مگر اُن مرتدوں کو پیشوا و ممدوح دینی ماننے سے بھی باز نہیں آتا اللہ جل وعلا و رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل اُن کی حمایت پر تُلا ہوا ہے، اللہ جل وعلا و رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو گالیاں

(باقی بر صفحہ آئندہ)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

دینا بہت ہلکا جانتا ہے مگر ان دشنام دہندوں کا حکم شرعی بیان کرنے کو گالیاں دینا کہتا اور بہت سخت بُرا مانتا ہے اور از انجا کہ اُن صریح ارتدادوں کی حمایت سے قطعاً عاجز ہے باوصف ہزاروں تقاضوں کے اُن کا نام زبان پر نہیں لاتا اور براہِ گریز خدا و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی جناب میں اُن صریح گالیوں کو بالائے طاق رکھ کر سہل اختلاف مسئلہ عطائے بعض علوم غیبیہ کی طرف بحث کو پھیرنا چاہتا ہے پھر اس میں بھی افترا و اختراع سے کام لیتا ہے اور اصل مقصود صرف اتنا کہ وہ قہر عظیم والی دشنامہائے خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھول میں پڑ جائیں اور بات آیں و آں کی طرف منتقل ہو، اس چالاکی کا موجد امرتسر کے پرچہ اہلحدیث کا ایڈیٹر ہے دیکھو چابک لیث اور ظفر الدین الطیب اور کین کش پنجہ پیچ وغیرہا، یہ چالاک پرچہ ۲۶ جمادی الاولے ۱۳۲۶ھ میں حسام الحرمین کا ذکر منہ پر لایا مگر یوں کہ براہِ عیاری اُس کے تمام مقاصد سے دامن بچا کر دو بالائی باتوں امکانِ کذب و علمِ غیب کو اس کا مبنائے بحث ٹھہرا لیا، پھر اُن میں بھی امکانِ کذب کو الگ چھوڑ کر صرف علمِ غیب میں اپنی بعض فاحشہ جہالتیں دکھائیں جن کا رد بار با ہو چکا، اسی پرچہ کے رد میں چابک لیث بر اہل حدیث دو مجلد میں ہے، پھر ۳۰ جولائی و ۲۰ اگست ۹ء کے پرچوں میں وہی انداز کہ اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی جناب میں گالیاں شیرِ مادر۔ قاہر مناظروں کے جواب سے گنگ و کر۔ اور اغوائے عوام کو مناظرہ کا نام زبان پر آسکے رد میں ظفر الدین الطیب چھاپ کر بھیج دیا، انتالیس ۳۹ رات بعد پرچہ ۲۹ رمضان میں اُس کے دیکھنے کا اقرار تو کیا مگر چال وہی کہ اُس کے تمام اعتراضات سے ایک کا بھی جواب نہ دیا اور ایک بالائی لطیفہ جو لفظ تردید کے متعلق لکھا تھا صرف اُس کے ذکر پر اکتفا کیا کہ میری اُردو دانی پر بھی اعتراض ہے۔ اے سبحٰن اللہ اور وہ جو آپ کے دعویٰ ایمان پر قاہر اعتراض ہیں وہ کیا ہوئے، وہ جو ثابت کیا تھا کہ تم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر جتنا افترا اٹھایا اور اس پر تمہاری حدیث دانی سے بارہ ۱۲ سوال تھے وہ کدھر گئے۔ خیر اس کے جواب میں رسالہ کین کش پنجہ پیچ بر ایڈیٹر اے ایچ رجسٹری شدہ بھیجا، آج پچپن ۵۵ دن ہوئے اس کا بھی ذکر غائب۔ مگر بکمال حیا بعد کے بعض پرچوں میں وہی رٹ موجود، خدا جانے ان صاحبوں کے نزدیک مناظرہ کس شے کا

(باقی بر صفحہ آئندہ)

ف: ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر کی بار بار گریز فرار پر فرار اور عوام کے بہکانے کو نام مناظرہ کی عیارانہ پکار۔

عـــہ

جل جلالہ و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا جھوٹے متصوف کہ حلول و اتحاد کے قائل یا شریعت مطہرہ کے مراحۃً منکر و مبطل

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

نام ہے۔ آن سے سیکھ کر یہی چال ایک گمنام صاحب چاندپوری دیوبندی دربھنگی چلے۔ دشنامی اکابر جن کے رد میں پینتیس ۳۵ سال سے بکثرت رسائل آستانہ علیہ رضویہ سے شائع ہو رہے ہیں اور اُن کو خود اقرار ہے کہ آج تک ایک پرچہ کا جواب نہ دے سکے بلکہ بڑے بڑوں نے مناظرہ سے عجز کا صاف صاف اقرار کیا بلکہ لکھ دیا (دیکھو رسالہ دفع زیغ و رسالہ بطش غیب) اب ان کی حمایت میں جھے ہُوئے مناظرے یونہی چھوڑ کر یہ دربھنگی صاحب سوال علے السوال لے کر چلے اور ایک بے معنی رسالہ بنام اسکات المعتدی چھاپا اور بعنایتِ الٰہی خود بھی اس رسالے میں صاف اقرار کر دیا کہ اُن کے تمام اکابر آج تک لاجواب ہیں۔ یہ رسالہ یہاں ۹ شعبان کو پہنچا اور ۲۰ شعبان کو اس کا رد ظفر الدین الطیب چھپا ہوا تیار تھا کہ اُسی دن جلسہ مدرسہ اہلسنت میں شائع کر دیا اور ۲۱ شعبان کو اُن کے سرآمد کے پاس رجسٹری شدہ اور اتباع کے یہاں تام بنام بھیج دیا ساٹھ ۶۰ رات کے بعد دربھنگی صاحب بولے تو یہ بولے کہ رسالہ کسی کو بھیجا ہی نہیں اور ایک خط اُسی چالاکی پر مشتمل بھیجا کہ صرف دو۲ مسئلہ امکانِ کذب و علم غیب میں اختلاف ہے و بس یعنی وہ شدید شدید گالیاں کہ اُن کے اکابر نے اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو لکھ لکھ کر چھاپیں اصلا کوئی قابل پرواہ بات نہیں۔ اس خط کے جواب میں معاً دو۲ رسالے تصنیف ہو کر رجسٹری شدہ اُن کے پاس روانہ ہوئے، اول بارش سنگی، دوسرا پیکان جانگداز بر جانِ مکذبانِ بے نیاز، اس دوسرے میں گریز والے صاحبوں کی وہ ہوس بھی پوری کر دی یعنی مسئلہ امکانِ کذب و علم غیب ہی میں مناظرہ تازہ کر دیا۔ رجسٹری رسید طلب تھی ڈاک کی رسید تو آئی مگر آج پچاس دن ہوئے وہ بھی سو رہے حالانکہ ان کو صرف دس دن کی مہلت تھی۔

مسلمانو! للہ انصاف! یہ ان مدعیانِ دین و دیانت کی حالت ہے منہ بھر بھر کر اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سخت سخت گالیاں دیں، پھر جب مسلمان اس پر مؤاخذہ کریں جواب نہ دیں، سوالات جائیں جواب غائب، رسائل جائیں جواب غائب، رجسٹریاں جائیں جواب غائب، مناظرے سے اپنا عجز صاف صاف لکھ دیں کہدیں اپنے اکابر کا لاجواب ہنا قبول کریں چھاپ دیں، اور پھر عوام کے بہکانے کو مناظرہ مناظرہ کی پکار، اُس پکار پر جو گرفت ہو اُس کے جواب سے پھر فرار اور وہی پکار، اس حیا کی کوئی حد ہے۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے:

(باقی بر صفحہ آئندہ)

ہیں، ان دسوں طائفوں اور ان کے امثال سے مصافحہ کرنا خود ہی حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے اگر بلا قصد

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اذا لم تستحی فاصنع ماشئت[1] جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کر۔ ع

بیحیا باش و ہرچہ خواہی کن

(بیحیا ہو جا پھر جو چاہے کر۔ ت)

ہاں ہاں اے اللہ و رسول (جل و علا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو گالیاں دینے والو! کیا مسلمان اللہ و رسول (جل و علا و صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے معاذ اللہ ایسے بے علاقہ ہو گئے کہ تم انھیں گالیاں لکھ لکھ کر چھاپو اور وہ بے پرواہی کرکے ٹال دیں۔ نہیں نہیں ضرور تمھیں دو باتوں سے ایک ماننی ہوگی یا تو خدا توفیق دے اُن گالیوں سے صراحۃً توبہ کرو جس طرح اُن کی اشاعت کی اُن سے صاف صاف اپنی توبہ اور اپنے حکم دشنام کا اعتراف چھاپو یا ان تمام رسائل و کتب کا جواب دو، جواب دو، جواب دو۔ اس کے سوا تمھارے حیلے حوالے ٹالے بالے ہرگز نہ سننے جائیں گے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون○[2] (اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت) ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲ منہ

عبدہ محمد ظفر الدین قادری غفرلہ۔

ف[ف] ان تمام مرتد طوائف کا رد کافی و شافی کتاب مستطاب المعتمد المستند و کتاب لاجواب حسام الحرمین و کتاب کاسر النصاب تمہید ایمان بآیات قرآن و ظفر الدین الجید و ظفر الدین الطیب وغیرہا میں ملاحظہ ہو سوا فرقہ چکڑالویہ کے کہ تالیف المعتمد المستند تک اس کا کوئی تذکرہ ان بلاد میں نہ آیا تھا، یہ کتابیں بریلی مطبع اہل سنت و جماعت کے پتے سے مولوی حکیم حسین رضا خاں صاحب سلمہ سے مل سکتی ہیں۔ المعتمد المستند عربی زبان میں ۲۳۲ صفحہ پر ہے قیمت (عہ) تمہید ایمان بآیات قرآن

(باقی بر صفحہ آئندہ)

ف: اُن نفیس اسلامی کتابوں کے نام جن سے ایمان تازہ ہو اور مرتدوں کی چالاکیوں کا حال کھلے۔

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۶۵۸ و ۶۶۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/ ۲۳۷ و ۲۳۸

[2] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

بھی اُن کے بدن سے بدن چھوجائے تو وضو کا اعادہ مستحب ہے۔
(۱۱) ناخن سے کہنی تک اپنے ہاتھ کا کوئی حصہ اگرچہ کھجانے میں اگرچہ بھولے سے بلا حائل اپنے ذکر کو لگ جانا۔
(۱۲) ہتھیلی یا کسی اُنگلی کا پیٹ اپنے یا پرائے سترِ غلیظ یعنی ذکر یا فرج یا دُبر کو بے حائل چھوجانا اگرچہ وہ دوسرا آدمی کتنا ہی چھوٹا بچہ یا مُردہ ہو۔
(۱۳) نامحرم عورت کے کسی حصہ جلد سے اپنا کوئی حصہ جلد بے حائل چھوجانا اگرچہ اپنی زوجہ ہو اگرچہ عورت مُردہ یا بُڑھیا ہو اگرچہ نہ قصد ہو نہ شہوت، چاہے لذت نہ پائے، جبکہ وہ عورت بہت صغیرہ چار پانچ برس کی بچی نہ ہو۔
(۱۴) اگر اس چھوجانے سے لذت آئی تو نامحرم کی بھی قید نہیں، نہ جلد کی خصوصیت، نہ بے حائل کی ضرورت، مثلاً رقیق یا متوسط حائل کے اوپر سے اپنی بہن یا بیٹی کے بال سے مس ہوجانے پر اتفاقاً لذت کا آجانا جبکہ عورت قابلِ لذت ہو اور حائل بہت بھاری مثل رضائی وغیرہ کے نہ ہو۔
(۱۵) نامحرم عورت قابلِ لذت کو بقصدِ شہوت چھوجانا اگرچہ حائل کتنا ہی بھاری ہو اگرچہ اپنی زوجہ ہو اگرچہ لذت نہ پائے مثلاً لحاف کے اوپر سے اس کے بالوں پر ہاتھ رکھنا۔
اور ان کے سوا اور بہت صورتیں ہیں، اور ایک اصل کُلی یہ ہے کہ جس بات سے کسی اور امام

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)
میں صرف آیاتِ قرآنیہ سے بتایا ہے کہ ایمان کے یہ معنی ہیں اللہ و رسول (جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی تعظیم و محبت ایسی ہو تو مسلمان ہے اللہ و رسول (جل وعلا وصلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کو گالیاں دینا کفر ہے۔ ایسوں کے کفر میں جو خود یہ لوگ اور آج کل کے بعض آزاد خیال والے حیلے حوالے نکالتے ہیں نہایت سلیس و مہذب بیان میں قرآن مجید سے اُن کا جواب ہے، یہ وہ کتاب ہے جس کا دیکھنا ہر مسلمان کو نہایت ضروری ہے۔ حسام الحرمین میں اکابر علمائے حرمین شریفین کی مُہری تصدیقات و فتاوٰی ہیں جن میں اُن دشنام دہندوں کا حکم شرعی مدلل ہے اُس کا مطالعہ پکا مسلمان بناتا ہے، دونوں کا مجموعہ ۱۵ اجز ہے۔ ہدیہ صرف ۱۰/ اور یکم محرم ۱۳۲۸ھ سے ۱۲ ربیع الاول تک آٹھ آنے (۸/) ظفر الدین الجید و ظفر الدین الطیب اُن دشنامیوں کے فرار اور عیاریوں کے اظہار میں، حجم سوا دو جز قیمت (۱/) مسلمان اپنا دینی فائدہ حاصل کریں و باللہ التوفیق ۔ امنہ سید عبدالرحمٰن عفا عنہ ۲ محرم الحرام ۱۳۲۸ھ۔